ٹی وی کے گناہوں پر

چالیس حدیثیں

مرتب (مولانا) محمد سہیل مدنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹی وی کے گناہوں پر

چالیس حدیثیں

مُرتب: (مولانا) محمد سہیل مدنی

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشر

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

٢٥ جمادی الاول ١٤٤٤

''ٹی وی کے گناہوں پر چالیس حدیثیں''

''ٹی وی'' کے دیکھنے اور رکھنے میں جن گناہوں کا صدور ہوتا ہے اس سلسلے میں قرآن پاک کی چند آیات اور رحمۃ للعالمین ﷺ کے چالیس ارشادات جن کو پڑھ کر ان گناہوں سے بچنا اور صراط مستقیم پر چلنا آسان ہوسکتا ہے، رب کریم کی رضا اور حبیب ﷺ کے قلب مبارک کو خوش کرنے کی نیت سے ان احادیث مبارکہ کو پڑھیے۔

مرتب

محمد سہیل مدنی

فہرست

۱	پیش لفظ	۴
۲	گناہوں کی پہلی قسم	۵
۳	نامحرموں کا دیکھنا	۵
۴	نامحرموں کے دیکھنے اور دکھانے والے پر لعنت	۷
۵	آنکھیں بھی زنا کرتی ہے	۷
۶	وہ آنکھیں جو قیامت کے دن نہیں روئیں گی	۱۰
۷	نظر بازی پر سخت وعید	۱۱
۸	بدنظری کبیرہ گناہ ہے	۱۲
۹	چھ چیزوں پر جنت کی ضمانت	۱۴

۱۰	فحاشی اور بے حیائی	۱۶
۱۱	اللہ تعالیٰ کی غیرت	۱۸
۱۲	ستر بینی کا گناہ	۲۷
۱۳	آلات موسیقی اور ناچ گانوں باجوں کا گناہ	۳۱
۱۴	حضرت ابن عمرؓ کا واقعہ	۳۹
۱۵	تصاویر کا گناہ	۴۲
۱۶	تصویر کی وجہ سے رحمۃ للعالمینؐ کا اپنے دولت کدے میں داخلے سے رک جانا	۵۰
۱۷	گناہوں کی دوسری قسم	۵۵

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

ٹی وی، وی سی آر کے دیکھنے اور رکھنے میں انسان مختلف قسم کے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے

(۱) بعضے گناہوں میں یقینی ابتلا ہوتا ہے یا ان گناہوں کے صدور کا غالب احتمال ہوتا ہے۔

(۲) وہ گناہ جو ان آلات کے استعمال میں اکثر و بیشتر واقع ہو جاتے ہیں، یہاں پر صرف قسم اول یعنی ٹی وی وغیرہ کے استعمال میں جن گناہوں کا یقینی صدور ہوتا ہے یا غالب احتمال ہے اُن سے متعلق رب کریم جل شانہ کے چند ارشادات اور رحمت عالم ﷺ کی چالیس حدیثیں درج کی جائیں گی اور دوسری قسم کے گناہوں کی صرف فہرست آخر میں درج کی جائے گی۔

گناہوں کی پہلی قسم

(۱) نامحرموں کا دیکھنا

ٹی وی پر جو پروگرام براہ راست نشر ہوتے ہیں ان میں بے پردگی ، بدنگاہی کا گناہ لازمی ہوتا ہے، مردوں کے لئے نامحرم عورتوں کا دیکھنا اور عورتوں کے لئے نامحرم مردوں کا (غلط نگاہ سے) دیکھنا ہوتا ہے، اس بارے میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ملاحظہ ہو: قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذٰلك ازكىٰ لهم ان الله خبير بما يصنعون وقل للمؤمنٰت يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن الخ

(ترجمہ) ”آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچے رکھیں (یعنی ناجائز دیکھنے سے) اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ

کیا کرتے ہیں(پس خلاف ورزی کرنے والے سزا یابی کے مستحق ہوں گے)اور(اسی طرح) مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ(وہ بھی) نگاہیں نیچی رکھیں(ناجائز دیکھنے سے)اوراپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں"

اسی سلسلے میں چنداحادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حضوراقدس ﷺ کاارشاد ہے:۔(۱)من نظر الیٰ محاسن امرأة اجنبية من شهوة صبّ فى عينيه الا نك يوم القيامة(الزواجر) (ترجمہ)جوشخص کسی اجنبی عورت کے محاسن پرشہوت سے نظر ڈالے اسکی دونوں آنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا(اعاذنااللہ)

(۲)عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺالاثم حواز القلب ومامن نظرة الا وللشيطان فيها مطمع (بيهقى) (ترجمہ)"حضرت عبداللہ ابن مسعود حضوراقدس

ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: نفسانی خواہش اور گناہ دلوں پر تسلط اختیار کرلیتا ہے اور جو نگاہ بھی نامحرم پر اٹھتی ہے شیطان کو اس سے بڑی امید وابستہ ہوتی ہے۔

نامحرموں کو دیکھنے اور دکھانے والے پر لعنت

(۳) عن الحسن مرسلاً قال بلغنی ان رسول الله ﷺ قال لعن الله الناظر و المنظور الیه (رواه البیهقی فی شعب الایمان مشکوٰة شریف ص ۲۷۰) (ترجمہ) ''حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ جل شانہ لعنت کرتے ہیں اس شخص پر جو نامحرموں کو دیکھے اور اس پر بھی جو نامحرموں کے سامنے اپنی نمائش کرے''۔

فائدہ: حدیث پاک کی روشنی میں اللہ جل شانہ کی طرف سے نامحرموں کو دیکھنے والے مردوں پر اور جن پر نظر کی جارہی ہے یعنی عورتوں پر

لعنت فرمائی ہے اگر ان کی طرف سے بے حجابی اور بدنظری کے اسباب ہوں، لعنت کرنے کا مطلب ہے رحمت سے دور کرنا، بھلا جس کو اللہ جل شانہ اپنی رحمت سے دور کردیں اس کا کہاں ٹھکانہ؟

آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں

حضوراقدس ﷺ ارشادفرماتے ہیں:

(۴) العینان تزنیان وزناهما النظر والاذنان تزنیان وزناهما الاستماع واللسان یزنی وزناه النطق والید ان تزنیان وزناهما البطش الحدیث (مشکوٰۃ) (ترجمہ) ’’آنکھیں زنا کرتی ہیں اوران کا زنا دیکھنا ہے اور کان زنا کرتے ہیں اوران کا زنا سننا ہے اور زبان بھی زنا کرتی ہے اوراس کا زنا بولنا ہے اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (غیرمحرم کو) پکڑنا ہے‘‘۔

فائدہ: حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بد نگاہی بھی آنکھوں کا زنا ہے لہٰذا بہت اہتمام سے اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔

(۵)عن جریر رضی اللہ عنہ قال سألت رسول اللہ ﷺ عن نظر الفجاءۃ فقال اصرف بصرك (مسلم ابوداؤد وترمذی) (ترجمہ) ''حضرت جریرؓ نے حضور اقدس ﷺ سے (نامحرم کی طرف) اچانک نظر پڑنے کی بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نگاہ کو فوراً ہٹا لو''۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو فرمایا: (٦) یا علی ان لك فی الجنۃ کنزا وانك ذوقرنیھا فلاتتبع النظرۃ النظرۃ فانما لك الاولیٰ ولیست لك الآخرۃ (مسند احمد) (ترجمہ) ''اے علی تمہارے لیے جنت میں بڑا خزانہ ہے اور تمہارا جنت میں بڑا حصہ ہے تم

ایک (غیر اختیاری) نظر کے بعد دوسری نظر (نامحرموں کی طرف) مت ڈالنا اس لئے کہ پہلی نظر (اختیاری نہ ہونے کی وجہ سے) معاف ہے، دوسری نہیں"۔

وہ آنکھیں جو قیامت کے دن نہیں روئیں گی

(٧) روی عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ كل عين باكية يوم القيامة الا عين غضت عن محارم الله وعين سهرت فی سبيل الله وعين خرج منها مثل رأس الذباب من خشية الله (رواه الاصبهانی الترغيب والترهيب ص ٣٤) (ترجمہ) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی مگر وہ آنکھ جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کے دیکھنے سے بند رہے اور وہ جو خدا کی راہ میں جاگتی رہے اور وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئے گو اس میں آنسو صرف مکھی کے سر کے برابر ہی نکلا ہو۔

(اس سے معلوم ہوا کہ نامحرموں کو دیکھنے والی آنکھوں کو بھی روز قیامت رونا پڑے گا (اعاذنا اللہ منہ)

نظر بازی پر سخت وعید

(۸) عن ابی امامة رضی الله عنه عن النبی ﷺ لتغضن ابصارکم ولتحفظن فروجکم اولیکسفن الله وجوهکم (رواه الطبرانی الترغیب والترهیب ص ۳۷) (ترجمہ) ''حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا تو تم اپنے نگاہوں کو (ناجائز دیکھنے سے) نیچی رکھو گے اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو گے یا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا۔ (پناہ بخدا)

فائدہ: اس حدیث میں حضور پاک ﷺ نے کس قدر سخت وعید ارشاد فرمائی ہے حالانکہ ہم اس گناہ کو بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اس کی کوئی پرواہ

نہیں ہوتی یہ ایک ایسا مہلک مرض ہے کہ جس سے انسان بچتا نہیں ہے بخلاف دوسرے معاصی کے ان سے سیری ہوجاتی ہے اور آدمی چھوڑ دیتا ہے اور بد نگاہی ایسا مرض ہے کہ اس سے سیری نہیں ہوتی جب صادر ہوتی ہے اور زیادہ تقاضا ہوتا ہے۔ اور دیکھو آدمی کھانا کھاتا ہے سیر ہوجاتا ہے پانی پیتا ہے پیاس بجھ جاتی ہے مگر بدنظری ایسی بلا ہے کہ اس سے سیری نہیں ہوتی ہے۔ اس حیثیت خاص سے یہ تمام گناہوں سے بڑھ کر ہے۔

(دعوات عبدیت وعظ غض البصر ص ۱۰)

بدنظری گناہ کبیرہ ہے

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"بدنگاہی ہر پہلو سے حرام اور گناہ کبیرہ ہے (وعظ غض البصر ص ۱۸) ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ شاید ہزاروں میں سے ایک اس سے

بچا ہوا ہو ورنہ ابتلاء عام ہے۔ (غض البصر ص ۹) اس سے آدمی یہ خیال نہ کرے کہ جب ابتلاء عام ہے تو ایک اور بھی سہی بلکہ نظر بازی سے بچنے کا اہتمام کرے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مصیبت جب عام آتی ہے تو اس میں سب ہی کو شامل ہونا پڑتا ہے تو یہ تیرے نفس کا دھوکہ ہے تو ہی بتا اگر کہیں سے پانی کا سیلاب آ گیا ہو جس میں سب ہی بہتے جا رہے ہوں تو اگر کوئی شخص تیرنا جانتا ہے یا کسی اور طریقہ سے بچ سکتا ہے تو کیا یہ سمجھ کر چپ ہو جائے کہ اس مصیبت میں تو سب ہی گرفتار ہیں حالانکہ سیلاب کی مصیبت بہت تھوڑے دیر کی ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہ موت آ جائے گی اس سے زیادہ تو کچھ نہ ہوگا اور آخرت کا عذاب نہایت سخت ہے کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے اور ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہئے (تنبیہ الغافلین)

(۹) عن ابی سعید ن الخدری رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: ایاکم والجلوس فی الطرقات، فقالوا یارسول

اللہ مالنا من مجالسنا بُدٌّ نتحدث فیھا،قال فاذاابیتم الاالمجلس فاعطوا الطریق حقہ،قالوا وماحق الطریق یارسول اللہ؟ قال غض البصر وکف الاذیٰ وردالسلام والامر بالمعروف والنھی عن المنکر(متفق علیہ،مشکوٰۃ ص ۳۹۸)(ترجمہ)حضور ﷺ نے ارشادفرمایا کہ راستوں پر بیٹھنے سے بچو لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کام کاج کے لئے تو وہ ضروری ہے آپ ﷺ نے ارشادفرمایا اچھا تو راستوں کے حقوق ادا کرتے رہو،انہوں نے عرض کیا وہ کیا ہیں آپ ﷺ نے ارشادفرمایا وہ یہ ہیں نگاہیں نیچی رکھنا،کسی کوایذاء نہ دینا،سلام کا جواب دینا،اچھی باتوں کی تعلیم کرنا اور ناجائز اُمور سے روکنا۔

چھ چیزوں پر جنت کی ضمانت

(۱۰)عن عبادۃ ابن الصامت رضی اللہ عنہ ان

النبی ﷺ قال اضمنوالی ستاً عن انفسکم اضمن لکم الجنة اصدقوا اذا حدثتم واوفوااذا وعدتم وادواالامانة اذاائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم(رواہ احمد وابن حبان فی صحیحه والحاکم کلهم من روایة المطلب بن عبداللہ بن حنطب عنه وقال الحاکم صحیح الاسناد(الترغیب والترهیب ص ۳۵) (ترجمہ) حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ چھ چیزوں کے تم ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں، بات کرتے ہوئے جھوٹ نہ بولو، وعدہ خلافی نہ کرو، امانت میں خیانت نہ کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، نظر نیچی رکھواور ہاتھوں کوظلم سے بچائے رکھو۔

اس کے علاوہ اور بھی احادیث مبارکہ سے نظر کی حفاظت کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو شخص اس سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے بچ رہے حق تعالیٰ جل شانہ اس کو ایسا نورِ ایمانی نصیب فرماتے ہیں جس کی حلاوت اور لذت قلب میں محسوس کرتا ہے۔(طبرانی حاکم وقال صحیح الاسناد)

حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کی نظر کسی عورت کے حسن وجمال پر پڑ جائے پھر وہ اپنی نگاہ ہٹالے تو اللہ تعالیٰ اسکے بدلے میں ایک ایسی عبادت اسے عطا فرماتے ہیں جس کی لذت وہ اپنے دل میں پاتا ہے(احمد طبرانی)

(۲) فحاشی اور بے حیائی

اس سلسلے میں پہلے چند آیات مبارکہ اور پھر احادیث شریفہ ذکر کی جائیں گی۔

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:وینھیٰ عن الفحشاء والمنکروالبغی

یعظکم لعلکم تذکرون(النحل ۱۶)(ترجمہ)اور اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے بے حیائی اور برائی اور ظلم کرنے سے، تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس لیے نصیحت کرتا ہے تا کہ تم نصیحت قبول کرو۔

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والأخرة واللہ یعلم وانتم لاتعلمون(النور ۲۴) (ترجمہ) بلاشبہ جولوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات شہرت پذیر ہو ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ولاتقربوا الفواحش ماظھر منھا ومابطن(الانعام ٦) (ترجمہ) اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔

قل انما حرم ربی الفواحش ماظھر منھا ومابطن

والاثم والبغی.......الخ(الاعراف ۳۳) (ترجمہ) آپ فرمادیجئے بس میرے رب نے تو تمام فحش کاموں کو خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو حرام کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی غیرت

(۱۱) قال رسول الله ﷺ انا غیور والله اغیر منی ومن غیرته حرم الفواحش ماظهر منها وما بطن(مشکوٰۃ شریف) (ترجمہ) حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں غیرت مند ہوں اور اللہ جل شانہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والے ہیں اور غیرت ہی کے سبب اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام کردیا ہے۔

(۱۲)عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ الحیاء من الایمان والایمان فی الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء

فی النار(رواہ احمد والترمذی) (ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حیا ایمان کی ایک شاخ ہے(یا ایمان کا ثمرہ ہے) اور ایمان کا مقام جنت ہے اور بے حیائی و بے شرمی بدکاری میں سے ہے اور بدی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔(مسند احمد، جامع ترمذی)

تشریح: اس حدیث میں اور اس سے پہلی حدیث میں بھی جو" الحیاء من الایمان" فرمایا گیا ہے، بظاہر اسکا مطلب یہی ہے کہ شرم وحیا شجرِ ایمان کی خاص شاخ یا اس کا ثمرہ ہے، صحیحین کی ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے" والحیاء شعبة من الایمان"(اور حیا ایمان ہی کی ایک شاخ ہے) بہر حال حیا اور ایمان میں ایک خاص نسبت اور خاص رشتہ ہے اور یہ سب اُسی کی تعبیریں ہیں۔ اور اُسی کی ایک تعبیر وہ بھی ہے جو اس سے بعد والی

حدیث میں آرہی ہے۔

(۱۳)عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال ان الحیاء والایمان قرناء جمیعا فاذا رفع احدھما رفع الاخر۔(رواہ البیھقی فی شعب الایمان) (ترجمہ) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حیا اور ایمان یہ دونوں ہمیشہ ساتھ اور اکٹھے ہی رہتے ہیں ،جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔(شعب الایمان للبیہقی)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ ایمان اور حیا میں ایسا گہرا تعلق ہے کہ اگر کسی آدمی یا کسی قوم میں سے ان دونوں میں سے ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھ جائے گا،الغرض کسی شخص یا جماعت میں حیا اور ایمان یا تو دونوں ہوں گے یا دونوں میں سے ایک بھی نہ ہوگا۔

(۱۴)عن ابن مسعودؓ قال قال رسول الله ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولیٰ اذالم تستحی فاصنع ماشئت۔(رواہ البخاری) (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلی نبوت کی باتوں میں سے لوگوں نے جو کچھ پایا ہے اُس میں ایک یہ مقولہ بھی ہے کہ ''جب تم میں شرم وحیا نہ ہو، تو پھر جو چاہو کرو''۔(صحیح بخاری)

تشریح: انبیائے سابقین کی پوری تعلیمات اگرچہ محفوظ نہیں رہیں، لیکن اُن کی کچھ سچی پکی باتیں ضرب المثل کی طرح ایسی مقبول عام اور مشہور عام ہوگئیں کہ سینکڑوں ہزاروں برس گذرنے پر بھی وہ محفوظ اور زبان زد خلائق رہیں، انہیں میں سے ایک تعلیم یہ بھی ہے جو حضور ﷺ کے زمانہ تک بطور ضرب المثل لوگوں کی زبان پر چڑھی ہوئی تھی ''اذالم تستحی فاصنع

ماشئت" جس کو فارسی میں کہا جاتا ہے" بے حیاباش وہر چہ خواہی کن"۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں تصدیق فرمائی کہ یہ حکیمانہ اور ناصحانہ مقولہ اگلی نبوت کی تعلیمات میں سے ہے۔

(۱۵)عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺاستحیوا من الله حق الحیاء قلنا انانستحی من الله یارسول الله والحمدلله قال لیس ذالك ولكن الاستحیاء من الله حق الحیاء ان تحفظ الرأس وماوعیٰ والبطن وماحویٰ وتذكر الموت والبلیٰ ومن اراد الأخر ةترك زینة الدنیا واٰثرالأخرة علی الاولیٰ فمن فعل ذٰلك فقد استحیٰ من الله حق الحیاء۔(رواه الترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسی اُس سے حیا کرنی چاہئے۔ مخاطبین

نے عرض کیا، الحمدللہ! ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، یہ نہیں (یعنی حیا کا مفہوم اتنا محدود نہیں ہے جتنا کہ تم سمجھ رہے ہو) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات ہیں اُن سب کی نگہداشت کرو اور پیٹ کی اور جو کچھ اُس میں بھرا ہے اُس سب کی نگرانی کرو (یعنی بُرے خیالات سے دماغ کی اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) اور موت اور موت کے بعد قبر میں جو حالت ہونی ہے اس کو یاد کرو اور جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے، وہ دنیا کی آرائش و عشرت سے دستبردار ہو جائے گا اور اس چند روزہ زندگی کے عیش کے مقابلہ میں آگے آنے والی زندگی کی کامیابی کو اپنے لئے پسند اور اختیار کرے گا، پس جس نے یہ سب کچھ کیا، سمجھو کہ اللہ سے حیا کرنے کا حق اُس نے ادا کیا۔ (جامع ترمذی)

''فائدہ''۔ قرآن و حدیث کی اصطلاح میں حیا کا مفہوم بہت

وسیع ہے، ہمارے عرف اور محاورہ میں تو حیا کا تقاضا اتنا ہی سمجھا جاتا ہے کہ آدمی فواحش سے بچے یعنی شرمناک باتیں اور شرمناک کام کرنے سے پرہیز کرے، لیکن قرآن وحدیث کے استعمالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حیا طبیعتِ انسانی کی اس کیفیت کا نام ہے کہ ہر نامناسب بات اور ناپسندیدہ کام سے اس کو انقباض اور اس کے ارتکاب سے اذیت ہو، پھر قرآن وحدیث ہی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیا کا تعلق صرف اپنے ابناء جنس ہی سے نہیں ہے، بلکہ حیا کا سب سے زیادہ مستحق وہ خالق ومالک ہے جس نے بندہ کو وجود بخشا اور جس کی پروردگاری سے وہ ہر آن حصہ پا رہا ہے اور جس کی نگاہ سے اس کا کوئی عمل اور کوئی حال چھپا نہیں ہے، اس کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ شرم وحیا کرنے والے انسانوں کو سب سے زیادہ شرم وحیا اپنے ماں باپ کی اور اپنے بڑوں اور محسنوں کی ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بڑوں سے بڑا اور سب محسنوں کا محسن ہے، لہٰذا بندہ کو سب سے زیادہ شرم وحیا اُسی کی ہونی چاہئے اور

اس حیا کا تقاضا یہ ہوگا کہ جو کام اور جو بات بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اُس کے حکم کے خلاف ہو، آدمی کی طبیعت اُس سے خود انقباض اور اذیت محسوس کرے اور اس سے باز رہے اور جب بندہ کا یہ حال ہوجائے تو اس کی زندگی جیسی پاک اور اسکی سیرت جیسی پسندیدہ اور اللہ کی مرضی کے مطابق ہوگی ظاہر ہے۔

(معارف الحدیث)

''مقام غور'' ہے کہ کیا ''ٹی وی'' پر آنے والا کوئی پروگرام بے حیائی، بے غیرتی اور فحاشی سے پاک ہوسکتا ہے، جب کہ اس پر دکھائی جانے والا خبروں کا پروگرام اور کھیل کے پروگرام بھی فحش اشتہارات سے پاک نہیں تو دیگر ڈراموں کا کیا کہنا؟ کیا دین سے ادنیٰ شغف رکھنے والا شخص اس بات کو جائز سمجھتا ہے کہ عورتوں یا مردوں کا ڈانس کرنا جائز ہے؟ یا پھر ان کے لئے مٹکنا چٹکنا بلکہ نیم رقص کے انداز میں لہرانا اور بل کھانا، اعضائے مستورہ کی نمائش کرنا شریعت اسلامی میں جائز ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم دس آمی حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے، پانچ چیزیں ہیں، میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پاؤ۔ جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال علی الاعلان ہونے لگیں گے وہ طاعون میں مبتلا ہوگی، ایسی ایسی بیماریوں میں گرفتار ہوگی جوان کے بڑوں کے وقت میں کبھی نہیں ہوئیں اور جب کوئی قوم ناپنے تولنے میں کمی کرے گی قحط اور تنگی اور ظلم حکام میں مبتلا ہوگی۔ اور نہیں بند کیا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر بند کیا جائے گا اس سے باران رحمت، اگر بہائم (چوپائے) بھی نہ ہوتے تو کبھی اس پر بارش نہ ہوتی اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر مسلط فرمادے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس کے دشمن کو غیر قوم سے.....(ابن ماجہ) (دوسری روایت میں ہے کہ) جو قوم اللہ کے قانون کو چھوڑ کر دوسرے قوانین پر فیصلے کرتے ہیں ان میں فقر واحتیاج عام ہوجاتا ہے (بزار)

(۱۶) کل امتی معافی الاالمجاھرین(بخاری) (ترجمہ) میری

امت میں ہر ایک قابل معافی ہے مگر اعلانیہ گناہ کرنے والے قابل معافی نہیں۔

(۳) ستر بینی کا گناہ

(۱۷)عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الیٰ اھلہ فاستحیوھم واکرموھم(ترمذی) (ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عریانیت سے بچو اس لیے کہ تمہارے ساتھ ہر وقت وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو تم سے سوائے قضائے حاجت اور مجامعت کے کبھی علیحدہ نہیں ہوتے سو ان سے حیا کیا کرو اور ان کا اکرام کیا کرو۔

''فائدہ'' شریعت میں مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنوں کے آخر تک کا حصہ ستر مقرر کیا گیا ہے، جب کہ عورت کا تمام بدن سوائے

چہرے، ہتھیلی اور قدم کے مرد کے حق میں ستر ہے۔

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں آسمان سے گر کر دو ٹکڑے ہو جاؤں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی کا ستر دیکھوں یا کوئی میرا ستر دیکھے (مبسوط سرخسی)

(۱۸) عن ابی سعید رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال لاینظر الرجل الی عورة الرجل ولاالمرأة الیٰ عورة المرأة...... (رواه مسلم) (ترجمہ) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں "کوئی مرد کسی مرد کے ستر پر نظر نہ ڈالے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ستر پر نظر ڈالے (الحدیث) مسلم

آج کل ٹی وی دیکھنے والے مردوں کا ان عورتوں کو دیکھنا جن کی آستینیں ہی نہیں یا ان کے سینے کھلے ہیں اسی طرح بہت سے مردوں کا ستر گھٹنے اور ران تک دکھائے جاتے ہیں جن کا دیکھنا مردوں عورتوں دونوں پر حرام ہے

اور ستر کا مسئلہ حجاب سے مختلف ہے کہ حجاب صرف نامحرموں کے سامنے ضروری ہے اور ستر کا کھولنا ہر ایک کے سامنے منع ہے اور حرام ہے (سوائے علاج وغیرہ کی بعض صورتوں کے) پھر آخر ٹی وی کو جائز سمجھنے والے اس بارے میں کیا تاویلیں تراشیں گے؟ احادیث مبارکہ کی روشنی میں تو عورتوں کا باریک اور چست لباس پہننا بھی برہنگی کے حکم میں ہے اور دخول جنت اور جنت کی خوشبو سونگھنے میں رکاوٹ ہوگا۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: (۱۹) نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لايدخلن الجنة ولايجدن ريحها (مسلم) (ترجمہ) وہ عورتیں جو (باریک یا چست) کپڑے پہن کر بھی ننگی رہیں، اجنبی مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی ان کی طرف مائل ہوں گی ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے وہ نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ

ہی اسکی خوشبو پائیں گی۔

''فائدہ'' معلوم ہوا کہ باریک اور چست لباس بھی برہنہ ہونے کے حکم میں ہے اسی طرح کچھ ستر ڈھانکنا اور کچھ کھلا ہونا بھی اسی حکم میں ہے۔

(۲۰)عن ابن عمر مرفوعا یکون فی آخر هذه الامة رجال یرکبون علی المیاثر حتی یاتوا ابواب المساجد،نسائهم کاسیات عاریات علی رؤسهن کاسنمة البخت العجاف العنوهن فانهن ملعونات (الحدیث) (ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگ اخیر زمانے میں مسجدوں کے دروازوں پر گدے پر سوار ہو کر آیا کریں گے ان کی عورتیں (باریک) لباس پہنیں گی لیکن وہ ننگی نظر آئیں گی،ان کے سروں پر دبلے بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح بال ہوں گے ان پر تم لعنت

کروکیوں کہ وہ ملعون خواتین ہیں۔

(۴) آلات موسیقی اور ناچ گانوں باجوں کا گناہ

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

ومن الناس من یشتری لھوالحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھاھزوا اولئک لھم عذاب مھین (سورہ لقمان ۶) (ترجمہ) اور بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو ان باتوں کا خریدار ہے جو (اللہ سے) غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے (یعنی دین حق سے) بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس راہ حق کا مذاق اڑائے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے ذلت آمیز عذاب ہے۔

"فائدہ" بعض صحابہ کرامؓ نے تو "لہوالحدیث" کی تفسیر گانے بجانے سے کی ہے اور دوسرے حضرات نے اگرچہ اس کی تفسیر عام قراردی ہے ہر ایسے کھیل کو

جواللہ سے غافل کرے مگران کے نزدیک بھی گانا بجانااس میں داخل ہے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی میاںؒ کے نزدیک اس زمانے کے اعتبار سے ’’ٹی وی‘‘ لہوالحدیث کا پورا مصداق ہے۔ذیل میں ہم آلات موسیقی، ناچ گانوں باجوں سے متعلق چند روایات درج کرتے ہیں۔

حضوراقدس ﷺ کا ارشاد ہے:(۲۱) لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونها بغیر اسمها یُعزف علی رؤوسهم بالمعازف والمغنیات یخسف الله بهم الارض ویجعل الله منهم القردة والخنازیر (رواه ابن حبان وصححه وابوداؤد وابن ماجه) (ترجمہ) میری امت کے کچھ لوگ شراب کواس کا نام بدل کر پییں گے ان کے سامنے باجے بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسادے گا اور بعض کو بندر اور سور بنادے گا۔

حضور نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے:(۲۲) ان الله تعالیٰ

بعثنی رحمة للعالمین وهدی للعالمین وامرنی ربی عزوجل بمحق المعازف والمزامیر والاثان والصلب وامر الجاهلیة (مشکوٰة باب الخمر) (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور تمام جہانوں کے لیے "ہادی" بنا کر بھیجا ہے اور مجھے میرے عزت وجلال والے رب نے حکم دیا ہے کہ میں بجانے اور گانے کے آلات کو اور بتوں کو اور صلیب کو اور اسلام سے پہلے کفر کی تمام رسموں کو توڑ ڈالوں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: (۲۳) لعن الله المغنی والمغنی له (روح المعانی ص ۲۱ ج ۲۱) (ترجمہ) جو آدمی گانے بجائے اور جو اس کا اہتمام کروائے ان دونوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: (۲۴) الغناء ینبت النفاق فی القلب کماینبت الماء الزرع (بیہقی) (ترجمہ) گانا بجانا دل

میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے (اعاذنا اللہ)

(۲۵) عن عمران بن حصين رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال فى هذه الامة خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمين ومتىٰ ذٰلك؟ قال اذا ظهرت القينات والمعازف وشربت الخمور (ترمذی ج ۲ ص ۴۵) (ترجمہ) مخبر صادق ﷺ کا ارشاد ہے: میری امت ؑ ... ف ہوگا (یعنی زمین میں دھنسنا) اور قذف ہوگا (یعنی آسمان سے پتھر برسنا) اور مسخ ہوگا (یعنی صورتوں کا بدل جانا) صحابہؓ نے عرض کیا یہ کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب گانے کے آلات اور گانے والی عورتیں عام ہوں گی اور شراب پی جائے گی (ترمذی ج ۲ ص ۴۴)

(۲۶) عن ابى هريرة رضى الله عنه ان النبى ﷺ قال مسخ قوم من امتى فى اخر الزمان قردة والخنازير قالوا يا رسول الله المسلمون هم؟ قال نعم يشهدون أن لا الٰه الا الله وانى

رسول الله ويصومون قالوافمابالهم يارسول الله؟قال اتخذوا المعازف والقينات والدفوف وشربوا هذه الاشربة فباتوا على شرابهم ولهوهم فاصبحواوقدمسخوا(مسددوابن حبان) (ترجمہ) حضوراقدس ﷺ کاارشاد ہے کہ آخر زمانے میں اس امت کے کچھ لوگ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ کردیے جائیں گے صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ مسلمان ہی ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں وہ اس بات کی گواہی دینے والے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں (یعنی مسلمان ہوں گے) اور روزے بھی رکھتے ہوں گے ۔صحابہؓ نے عرض کیا پھر کس وجہ سے یہ عذاب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا گانے کے آلات اور گانے والی عورتوں اور ڈھول باجے بجانے میں مشغول ہوں گے اور شراب پیا کریں گے اور وہ رات اس طرح شراب پینے اور کھیل کود میں گزاردیں گے جب صبح اٹھیں گے تو ان کے چہرے مسخ ہوچکے ہوں گے۔

(۲۷)عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺان الله حرم الخمر والميسر والكوبة و كل مسكر حرام(احمد ابوداؤد) (ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا اور طبلہ اور سارنگی کوحرام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

(۲۸)عن علیؓ قال نهیٰ رسول الله ﷺعن المغنيات والنواحات وعن شرائهن وبيعهن والتجارة فيهن قال و كسبهن حرام (ترمذی) (ترجمہ) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے گانے اور نوحہ کرنے والی عورتوں سے اور ان کی خرید وفروخت کرنے اور ان کی تجارت کرنے سے اور فرمایا کہ ان کی کمائی حرام ہے(ترمذی)

(۲۹)صادق المصدوق ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب میری امت پندرہ باتیں کرے گی تو اس پر مصائب کا نزول ہوگا۔عرض کیا گیا یارسول اللہ! وہ

باتیں کیا ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت سمجھ لیا جائے گا (یعنی لوگ مال غنیمت کے لیے جہاد کریں) اور جب امانت کے مال کو غنیمت کا مال سمجھا جائے اور جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے اور جب علم (دین) کو دنیا طلبی کے لیے سیکھا جائے اور جب مرد اپنی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے اور دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور کر دے اور مسجدوں میں شور وغل ہونے لگے اور قبیلے کا سرداران کا فاسق بدکار شخص بن جائے اور جب قوم کا سرداران میں ارذل بدترین آدمی ہو جائے اور جب شریر آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لیے کی جانے لگے اور جب گانے والی عورتوں اور گانے کے آلات کا عام رواج ہو جائے اور شرابیں پی جانے لگیں اور اس امت کے پچھلے لوگ پہلے بزرگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت تم انتظار کرو سرخ آندھی کا اور زلزلوں کا اور زمین میں دھنسنا، صورتوں کا بدلنا اور (آسمان سے) پتھروں کا برسنا اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد

دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جائے اور اس کے دانے بکھر جائیں (ترمذی حدیث حسن غریب) ایک روایت میں قرب قیامت کی علامات میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: وشربتم الخمور فی نادیکم ولعبتم بالمیسر وضربتم بالکیر والمعزفة والمزامیر (الاشاعة) (ترجمہ) تم (مسلمان) اپنی مجلسوں میں شراب پیو گے، جوا کھیلو گے اور ڈھول باجا اور بانسریاں بجاؤ گے۔

(۳۰) قال رسول الله ﷺ صوتان ملعونان فی الدنیا والاخرة مزمار عند نعمة ونوحة عند مصیبة (البزار والبیهقی) (ترجمہ) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں ایک کسی خوشی کے وقت راگ باجوں کی آواز دوسری مصیبت کے وقت چیخنے اور نوحہ کرنے کی آواز۔

حضرت ابن عمرؓ کا واقعہ

حضرت نافع رحمۃ اللہ نے فرمایا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ راستے میں جارہا تھا انہوں نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں کانوں میں دے لیں اور اس راستے سے دوسرے راستے کی طرف دور کو ہو گئے اور جب خوب دور ہو گئے تو مجھ سے پوچھا: اے نافع کیا اب بھی بانسری کی آواز آرہی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی نہیں، تو انہوں نے کانوں سے انگلیاں نکال لیں، پھر فرمایا! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے بانسری کی آواز سنی تو وہی کیا جو میں نے کیا تھا، نافع نے فرمایا: میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا (احمد ابوداؤد)

حضرت نافع چونکہ چھوٹے تھے اس لئے حضرت ابن عمرؓ نے خود اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں انہیں کان بند کرنے کا حکم نہ دیا اور یہ بھی

ہوسکتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر حضرت نافع نے بھی اپنے کانوں میں انگلیاں دے دی ہوں، جب انہوں نے پوچھا تو انگلیاں ہٹا کر آواز سنی، آواز محسوس نہ ہوئی تو انہیں بتلا دیا، ہوسکتا ہے نبی کریم ﷺ نے جب ایسا کیا تھا تو اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما چھوٹے ہوں یا انہوں نے کانوں سے انگلیاں نکال کر آواز سن کر بتایا ہو کہ اب آواز نہیں آرہی ہے۔ فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے گانا باجا سننا حرام و معصیت ہے اس کے لئے بیٹھنا فسق ہے اس سے مزے لینا کفر کی قسم ہے، یہ بات اس کی سخت حرمت بتلانے کے لئے کہی ہے، اگر چلتے پھرتے گانے کی آواز کہیں سے کان میں بلا قصد پڑ جائے تو گنہ گار نہ ہوگا، البتہ انسان کو پوری کوشش کرنی چاہئے کہ گانا سننے سے بچ سکے۔ خود نبی کریم ﷺ نے بھی کانوں میں انگلیاں دے لی تھیں۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں:

انسان کا آواز سے گانا مکروہ ہے، اس کا سننا بھی مکروہ ہے، کسی

اجنبیہ کا گایا ہوا گانا سننا سخت مکروہ وممنوع ہے، باجے وغیرہ کے ساتھ گانا شرابیوں کا شعار ہے، وہ آلات طرب طبلہ، ڈھول سارنگی پر بت کے ساتھ گاتے بجاتے ہیں جو حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔

حضرت مولانا حبیب اللہ مختارؒ فرماتے ہیں:

آج کل ریڈیو، ٹی وی وغیرہ پر جو گانے نشر ہوتے ہیں ان کا سننا ناجائز اور حرام ہے ان کی وجہ سے ہر شخص میں نفاق کا کوئی نہ کوئی شعبہ موجود ہے، لوگوں کے دلوں سے ایمان رخصت ہوگیا ہے شرم وحیا جاتی رہی، عزت وآبرو کا پاس نہ رہا، خوف خداوندی ختم ہوگیا ہے ہر شخص بے حیا بنا گانے سننے میں مصروف نظر آتا ہے۔ اللہ جل شانہ ہدایت دے اور اس مرض سے نجات عطا فرمائے۔ (اسلامی آداب معاشرت حصہ دوم)

علماء نے لکھا ہے کہ اگر محض خوش آوازی کے ساتھ (بغیر آلات موسیقی کے) اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا اَمرد نہ ہو اور

اشعار میں فحش مضامین بھی نہ ہوں اور نہ گناہ کی بات ہو تو جائز ہے۔

(معارف القرآن)

۵۔ تصاویر کا گناہ

''ٹی وی'' پر نشر ہونے والے بیشتر پروگرام بطور تصویر پیش کیے جاتے ہیں ان سے متعلق احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں۔

(۳۱) وعن ابن عباس عن میمونة ان رسول الله ﷺ اصبح یوما واجما وقال ان جبرئیل کان وعدنی ان یلقانی اللیلة فلم یلقنی اماوالله ما اخلفنی ثم وقع فی نفسه جرو کلب تحت فُسطاط له فأمر به فأُخرج ثم اخذ بیده ماء افنضح مکانه فلما امسیٰ لقیه جبرئیل فقال لقد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحة قال اجل ولٰکنا لاندخل بیتا فیه کلب

ولا صورة........(رواہ مسلم)

حضرت ابن عباسؓ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول کریم ﷺ بہت اداس اور غمگین نظر آئے اور اس اداسی و غمگینی کا سبب بیان کرتے ہوئے میمونہؓ سے یا کسی اور زوجۂ مطہرہؓ سے یا اپنے دل میں اور یا اظہار تعجب وحیرت کے طور پر خود اپنے سے) آپؐ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے آج کی رات میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ میرے پاس نہیں آئے، خدا کی قسم! (اس سے پہلے) ایسا کبھی نہیں ہوا ہے کہ انھوں نے وعدہ خلافی کی ہو۔" پھر (اچانک) آپؐ کے ذہن میں کتے کے اس پلہ کا خیال آیا جو آپؐ کے خیمے (یعنی کسی تخت یا ٹاٹ وغیرہ) کے نیچے پڑا تھا، چنانچہ (آپؐ سمجھ گئے کہ حضرت جبرئیلؑ اسی پلہ کی وجہ سے میرے پاس نہیں آئے تو آپ نے اس پلے کو نکال دینے کا حکم دیا، جب وہ پلا وہاں سے نکال دیا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں میں پانی لے کر اس جگہ چھڑکا جہاں وہ پلہ بیٹھا ہوا تھا، پھر جب

شام ہوئی تو حضرت جبرئیلؑ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے گذشتہ شب میں مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا؟ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ ہاں؛ لیکن ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو.......... (مسلم) بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ یہ کتا یہاں کب سے آ گیا انہوں نے عرض کیا کہ مجھے اس کی بالکل خبر نہیں ہوئی۔

(۳۲) عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ اتانی جبرئيل عليه السلام قال اتيتك البارحة فلم يمنعنی ان اكون دخلت الا انه كان على الباب تماثيل و كان فی البيت قرام ستر فيه تماثيل و كان فی البيت كلب فمر برأس التمثال الذی علىٰ باب البيت فيقطع فيصير كهيئة الشجرة ومر بالستر فليقطع فليجعل وسادتين منبوذتين توطان ومر

بالکلب فلیخرج ففعل رسول الله ﷺ رواه الترمذی وابو داؤد

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''میرے پاس حضرت جبرئیلؑ آئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں گذشتہ شب آپؐ کے پاس آیا تھا لیکن مجھ کو گھر میں آنے سے جس چیز نے روکا وہ یہ تھی کہ دروازے (کے پردے) پر تصویریں تھیں بایں طور کے گھر میں جو رنگین منقش کپڑا تھا اس کا پردہ بنایا گیا تھا اور اس پر وہ تصویریں بنی ہوئی تھی نیز گھر میں کتا بھی موجود تھا لہٰذا آپ ﷺ ان تصویروں کے سر کاٹے جانے کا حکم دیجئے جو دروازے (کے پردے) پر ہیں اور ان تصویروں کے سر اس طرح کاٹ دیے جائیں (کہ ان کی ہیئت وشکل بدل جائے اور) وہ درخت کی شکل کے ہو جائیں اور پھر اس پردہ کو کاٹ کر ان کے دو تکیے بنانے کا حکم دیجئے جو (سہارا لے کر بیٹھنے اور تکیہ لگا کر سونے کے کام میں آنے کے لیے گھر میں) فرش پر پڑے رہیں اور روندے جاتے رہیں، نیز کتے کو بھی گھر سے نکال باہر

فہرست مضامین

کرنے کا حکم دیجیے'' چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا (جیسا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا تھا) (ترمذی وابوداؤد)

(۳۳)عن ابی هریرة رضی الله عنه قال:استاذن جبریل علیه السلام علی النبی ﷺفقال ادخل!فقال کیف ادخل وفی بیتك ستر فیه تصاویر فاما ان تقطع رؤسها اوتجعل بسطاطا یوطأ فانا معشرالملائکة لاندخل بیتا فیه تصاویر(رواه النسائی(۵۳۶۵)(از تاج الجامع) (ترجمہ)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ایک روز جبرئیل امینؑ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا تشریف لایئے جبرئیل نے فرمایا کہ میں کیسے آؤں جب کہ آپ کے مکان میں ایک پردہ پڑا ہے جس میں تصاویر ہیں تو آپ یا تو تصاویر کے سر کاٹ دیجیے یا اس پردہ کو پامال فرش بنا دیجیے کیوں کہ ہم جماعت ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں۔

''فائدہ'' مذکورہ بالا دو روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کچھ تصاویر کی اجازت دی گئی ہے (۱) جو پیروں میں روندی جائیں (۲) جن کے سر کٹے ہوں (۳) درخت وغیرہ بے جان چیزوں کی تصاویر (۴) اسی طرح بعض صحابہؓ کے عمل سے ایسی تصاویر کی اجازت معلوم ہوتی ہیں جو اتنی چھوٹی ہوں کہ وہ زمین پر رکھی جائیں تو کھڑے ہوئے شخص پر اس کے اعضا واضح نہ ہوں اسی طرح حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کھڑی تصاویر کا لفظ ہے کہ وہ ممنوع ہیں (جمع الفوائد) لہٰذا جو تصاویر لپٹی ہوئی جیب وغیرہ میں ہوں ان کی بھی گنجائش نکلتی ہے (جیسے کہ روپے وغیرہ میں آج کل ہے) چنانچہ حضرت انسؓ کی انگوٹھی پر اور حضرت عروہؓ کے بٹن پر چھوٹی چھوٹی تصویریں تھیں۔ (اسد الغابہ، طبقات ابن سعد)

''تنبیہ'' تا کہ امت کے لیے گناہوں سے اور اللہ کی نافرمانی سے بچنا آسان ہوجائے تصاویر کی حرمت اسلام میں ہجرت مدینہ کے بعد ہوئی

ہے(تصویر کے شرعی احکام) اور یہ شریعت اسلامیہ کا خاصہ ہے پچھلی امتوں میں تصاویر ممنوع نہیں تھیں۔اس امت پر چونکہ اللہ جل شانہ کی خصوصی مہربانی ہے اس لیے اکثر گناہوں کی حرمت کے ساتھ اس کے اسباب کو بھی ممنوع قرار دیدیا۔''تصاویر'' چونکہ شرک،بت پرستی کا ذریعہ بنتی ہیں اس لیے ان کو حرام قرار دیدیا گیا۔البتہ بے جان تصویروں کی اجازت دی گئی ہے۔

(۲) مقام غور ہے کہ جس ذات کی خاطر اللہ جل شانہ نے ساری کائنات کو وجود بخشا ان کے دردولت پر اللہ کا مقرب فرشتہ حاضر ہونے سے رک جائے اور عرض کرے کہ ہم فرشتے ایسے مکانات میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو تو آپ کے نام لیوا امتی ان چیزوں کے گھروں میں ہوتے ہوئے کیسے دخول رحمت کی توقع رکھتے ہیں؟

(۳۴)عن زید بن خالد عن ابی طلحة صاحب رسول الله ﷺ قال عن رسول الله ﷺقال: ان الملائکه لاتدخل بیتا

فیہ صورۃ(بخاری مع فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۳۲) (ترجمہ)زید بن خالد حضرت ابوطلحہ صحابی رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔(بخاری مع فتح الباری ج۱۰ص۳۳۲)

(۳۵) عن ابی طلحۃ قال قال النبی ﷺ لاتدخل الملئکۃ بیتافیہ کلب ولا تصاویر (متفق علیہ) (ترجمہ) حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہواور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں کتا ہو۔(بخاری ومسلم)

''ف'' رحمت کے فرشتے ایسے گھروں میں شب قدر جیسی رحمت والی مبارک اور عظیم رات میں بھی داخل نہیں ہوتے۔قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں''مسلمانوں کے کتنے گھر

ایسے ہیں جن میں خیالی زینت کی خاطر تصویریں لٹکائی جاتی ہیں اور اللہ کی اتنی بڑی رحمت سے اپنے ہاتھوں اپنے کو محروم کرتے ہیں، تصویر لٹکانے والا ایک آدھ ہوتا ہے مگر اس گھر میں رحمت کے فرشتوں کے داخل ہونے سے روکنے کا سبب بن کر سارے ہی گھر کو اپنے ساتھ محروم رکھتا ہے۔ (فضائل رمضان)

(۳۶)عن عائشۃ ان النبی ﷺ لم یکن یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب الا نقضہ رواہ البخاری (ترجمہ) اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں ایسی کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے جس پر تصویر ہو اور آپؐ اس کو توڑ نہ ڈالتے ہوں (بخاری)

تصویر کی وجہ سے رحمۃ للعالمین ﷺ کا اپنے دولت کدے میں داخلے سے رک جانا

(۳۷)وعنھا انھا اشترت نمرقۃ فیھا تصاویر فلما راھا

رسول اللہ ﷺ قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجھہ الکراھیة قالت فقلت یارسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ ﷺ مابال ھذہ النمرقة قالت قلت اشتریتھا لك لتقعد علیھا وتوسدھا ‘فقال رسول اللہ ﷺ ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیامة ویقال لھم احیو اماخلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصورة لاتدخلہ الملائکة (متفق علیہ) اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) ایسا تکیہ خریدلیا جس پر تصویریں تھیں، چنانچہ رسول کریم ﷺ نے (حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں داخل ہوتے وقت (جب) اس تکیہ کو دیکھا تو دروازے پر رک گئے اور حجرہ میں داخل نہیں ہوئے، حضرت عائشہؓ (اس تصویردار تکیہ کی وجہ سے) آپؐ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری کے اثرات کو بھانپ گئیں! حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ’’یارسول اللہؐ! میں نافرمانی

چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا کی طرف متوجہ ہوتی ہوں، میں نے ایسا کونسا گناہ کیا ہے (کہ آپ میرے حجرے میں داخل نہیں ہو رہے ہیں؟)'' رسول کریم ﷺ نے فرمایا'' یہ تکیہ کیسا ہے اور تم اس کو کہاں سے لائی ہو؟'' حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے جواب دیا۔'' میں نے اس تکیہ کو آپؐ کے لئے خریدا ہے کہ آپؐ (جس وقت چاہیں) اس کا سہارا لے کر بیٹھیں اور (جس وقت چاہیں) اس کو (سوتے وقت) سر کے نیچے رکھیں۔'' رسول کریم ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ۔'' (یادرکھو) تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو اور ان کو زندہ کردو۔'' آپؐ نے فرمایا کہ ''جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے (اسی طرح انبیاءؑ واولیاءؒ کے لیے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تصویر والے گھر میں داخل ہوں'') (بخاریؒ و مسلمؒ)

(۳۸)عن عائشة رضی الله عنها قالت:قدم رسول

اللہ ﷺ من سفر وقد سترت بقرام لی علی سھوۃ لی فیہ تماثیل فلما راہ رسول اللہ ﷺ ھتکہ وقال اشدالناس عذابا یوم القیامۃ الذین یضاھون بخلق اللہ قالت فجعلناہ وسادۃ او وسادتین(بخاری) (ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے میں نے اپنے ایک طاق یا الماری پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصاویر تھیں رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقل اتارتے ہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر ہم نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا دیے۔

(۳۹)عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قال:قدم النبی ﷺ من سفر وعلقت درنوکا فیہ تماثیل فامرنی ان انزعہ فنزعتہ(بخاری) (ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے ایک چھوٹا کپڑا (دیوار پر) لٹکایا ہوا تھا جس میں تصاویر تھیں آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو ہٹادوں، میں نے ہٹادیا (صحیح مسلم کی روایت میں اس کے ساتھ یہ بھی مذکور ہے کہ پروں والے گھوڑوں کی تصاویر تھیں)

''ف'' یہ دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ سے متعلق بھی ہوسکتی ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دو الگ الگ واقعے ہوں۔ (ماخوذ از تصویر کے احکام)

(۴۰)عن جابر رضی الله عنه قال: نهیٰ رسول الله ﷺ عن الصورة فی البیت ونهیٰ ان یصنع ذٰلك(جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۰۵) (ترجمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تصویر کو گھر میں رکھنے اور اس کے بنانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت مفتی شفیع صاحبؒ رقم طراز ہیں: احادیث اس بارے میں ۔۔ کو پہنچی ہوئی ہیں جن میں تصاویر بنانے اور ان کے استعمال کرنے اور

دیکھنے وغیرہ کی ممانعت وحرمت صریح مذکور ہے اس لیے ائمہ اربعہ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے (امداد المفتیین ص۱۰۰۵) نیز فرماتے ہیں: جن چھوٹی تصویروں یا پامال وذلیل تصویروں کا استعمال جائز ہے ان کا بنانا بھی جائز نہیں نیز فرماتے ہیں: تصویر خواہ قلم سے لکھی جائے یا پریس میں چھاپی جائے یا فوٹو سے لی جائے سب کا ایک ہی حکم ہے.........البتہ کسی ایک ملک میں جانے کی ضرورت ہو جہاں جانے کے لیے فوٹو لے کر پاسپورٹ حاصل کرنا ضروری ہے تو بشرط ضرورت سفر جائز ہے، محض سیر وتفریح کے لیے جائز نہیں۔ (گناہ بے لذت)

گناہوں کی دوسری قسم

ان گناہوں کی ہے کہ ''ٹی وی'' کے استعمال میں اکثر ان کا صدور ہوتا ہے مثلاً (۱) گناہ کی باتوں کی دعوت (۲) چوری، ڈکیتی اور ظلم کے کاموں کی ترغیب (۳) ناجائز عشق ومحبت کی دعوت (۴) فلمی اداکاروں سے

غائبانہ عشق (اور یہ بہت خطرناک بات ہے کیوں کہ آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی) (۵) پڑوسیوں کو تکلیف دینا (۶) اذان ودیگر دینی کاموں کا احترام نہ کرنا (۷) نماز کا ضائع کرنا (۸) جماعت کا ترک کرنا (۹) اولاد اور اپنے ماتحتوں کی غلط (غیر اسلامی) تربیت کرنا (۱۰) پیسوں کو ضائع کرنے کا گناہ (۱۱) اللہ ورسول ﷺ کے دشمن یہودو نصاریٰ کفار ومشرکین کی تہذیب کو، ان کے طور طریقوں کو پسند کرنا (۱۲) ان سے محبت کرنا وغیرہ۔

گناہوں کی یہ قسم نہ تشریح طلب ہے اور نہ ان کی برائی ایک عام مسلمان سے مخفی ہے لہٰذا اس قسم کے گناہوں کی صرف فہرست پر اکتفا کیا جاتا ہے اگر کوئی ان گناہوں کی مذمت معلوم کرنا چاہے تو حضرت حکیم الامت ؒ کے مختصر رسالے تعلیم الدین فروع الایمان، حیات المسلمین پڑھ لینا کافی ہوگا۔

ناشر
مکتبہ حضرت شاہ زبیر
سی307 ، بلاک-1، گلستان جوہر، کراچی
موبائل: ۰۳۰۰_۹۲۲۵۵۳۳
: ۰۳۲۱_۹۲۲۵۵۳۳